سالانہ قیمت ۳/ر

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل ایم ۔اے ۔ایڈیٹر
(امینو منزل ۔وارث روڈ) لاہور
پادری غلام مسیح صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر
پادری ڈبلیو ۔بے ۔کلارک صاحب
ایم ۔اے ۔فورمین کرسچین کالج لاہور ۔مینجر

جملہ خط وکتابت اور ترسیل زر بنام
مینجر صاحب ہونا چاہئے ۔اور بنام
مضامین واشتہارات وغیرہ
براہِ (اندراج بنام ایڈیٹر ارسال
فرماکر ممنون فرمائیں ۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے ۔

جلد ۵ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے ۔ ۲۷ ۔جنوری سنہ ۱۹۲۲ء | نمبر ۴

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرھویں تاریخ کو بزبان انگریزی اور رومن اُردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے ۔اس میں کلیسائی خبریں اور کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکولوں کے سبق شائع ہوتے ہیں ۔سالانہ چندہ معہ محصول خریداران ایک روپیہ سے تین روپیہ تک ہے ۔نمونہ کا پرچہ سی پیج میڈیم بی ایس سی ایڈیٹر ومینجر مخزن مسیحی فتح گڑھ یو ۔پی سے طلب کر سکتے ہیں

کرسچن بک سٹور لودیانہ

اُردو کی پہلی کتاب	۲	رومن پنجابی پرائمر	۱ر
دوسری ۔	۳	تیوہار اسلام میں مسیح	۱ر
صحت جسمی کا ترجمہ	۳	ینابیع الاسلام	۳ر
مسئلہ التخلیق	۶	دیدوں کی اصلی	۳ر
صراط المستقیم	۳	دس سوال	۲ر

المشتہر مینجر کرسچن بک لودھیانہ

برنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیاوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پُر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس ۔خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان ۔لڑکوں کے غسل کے لئے خوش وضع حوض اور عبادت کے لئے گرجا گھر ۔جماعتوں کے موزوں اور کافی کمرے ہیں ۔سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں ۔چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے ۔لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا ذیل کے پتہ پر درخواستیں بھیجیں ۔

المشتہر

پرنسپل برنگ ہائی سکول بٹالہ
ضلع گورداسپور

دستور العمل نور افشاں

سالانہ قیمت ۔ہندوستان کے حدود کے اندر ۳ روپیہ
غیر ممالک سے للعہ
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاتی ہے ۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا ۱/۴ حصہ	[illegible]	عہ	عہ
چوتھائی کالم	عہ	عہ	للعہ
نصف کالم	عہ	للعہ	معہ
پورا کالم	للعہ	معہ	۱۰
پورا صفحہ	۱۰	ماصہ	۱۵

سہ ماہ سے کم عرصے کے لئے ہر ایک اندراج فی سطر ۲ر لیکن کسی اشتہار کے لئے ۱ر سے کم نہ لیا جائیگا ۔

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودھیانہ

۱۸۷۵ء سے قائم ہوا ہے

یہ بورڈنگ سکول مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے پہلی اپریل ۱۹۲۱ء سے لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔

حصہ ہائی کے طالب علم برای حصول تعلیم مشن ہائی سکول میں داخل ہوتے ہیں

خرچ خوراک لوئر پرائمری فی طالب علم پانچ روپیہ اور اپر پرائمری سے ہائی تک چھ روپیہ ماہوار ہے۔

کلاس فیس سرکاری نرخ ہے متفرق خرچ اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار فی طالب علم اور کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جو کمتا ۱عہ سے ۱للہ تک کرو کوڈل ۱عہ سے ۵عہ تک مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

مژدہ

مینجر نورافشاں کی طرف سے مشتہر کیا جاتا ہے کہ جو خریدار ایک نیا خریدار نورافشاں بنا کر اس کا پتہ مینجر کے دفتر میں بھیج دیوے اور ان کے نام پر نورافشاں کم از کم ایک سال کے لئے جاری کرا دیوے تو ایسے خریدار کو ایک ماہ مفت نورافشاں دیا جائیگا۔

المشتہر

مینجر نورافشاں

پریزیڈنٹ۔ پروفیسر۔ کپتان پولیس اور منصف وغیرہ کے عہدوں پر خواتین کا تقرر

مغربی ممالک میں عورتوں کی حیرت انگیز اولوالعزمی

ولایت کا ووس سٹیزن نامی ایک ماہواری رسالہ رقمطراز ہے انگلستان کے محکمہ سول سروس میں بھی عورتوں کی رسائی ہو گئی ہے۔ تین سال کے بعد حکومت کے اعلیٰ اعلیٰ عہدوں کے لئے سول سروس کے امتحان میں بیٹھا کریگی۔ قواعد جو آدمیوں کے لئے ہیں وہی عورتوں کے لئے ہونگے۔ لیکن ابھی ابھی انہیں اتنی تنخواہ نہیں دیجائیگی جتنی آدمیوں کو دیجاتی ہے۔ ہاں ہر تیسرے سال تنخواہ میں اضافہ ہوتا رہیگا۔ ضرورت محنت سے کام کرنے کی ہے۔

وہ خاتون جو پارلیمنٹ کی ممبر منتخب کیگئی

سویڈن میں مس کیننین ہیسے گرین نامی خاتون وہاں کی پارلیمنٹ کی ممبر چنی گئی ہے مس موصوفہ پہلے محکمہ لیبر کی انسپکٹر مقرر کی گئی تھی۔ آپ سویڈن کے سوشل کمیشن اور خواتین کی کونسل کی ممبر بھی ہیں۔

یونیورسٹی کی پروفیسر عورتیں ہوں

جنوبی امریکہ کے ملک برازیل میں قانون اور ڈاکٹری کے سکول کے پروفیسروں کی ایک میٹنگ میں یہ قرارداد پاس کی گئی کہ ریو جینرو یونیورسٹی کے تمام عہدوں پر عورتوں کا تقرر کیا جائے صرف دو اس ریزولیوشن کے خلاف تھیں لہذا ریزولیوشن بکثرت رائے پاس ہو گیا۔

بچوں کی حفاظت کے لئے صیغہ وزارت

نیو ساؤتھ ویلز واقعہ آسٹریلیا کی وزارت نے ایک جدید صیغہ قائم کیا ہے جو بچوں کی حفاظت کیلئے ساڑھے سات کروڑ روپیہ سالانہ خرچ کریگا اور اس میں سب عہدہ دار عورتیں ہی ہونگی۔

وہ عورت جو سپرنٹنڈنٹ پولیس بنی

فرانس کی مشہور غبارہ باز کپتان جیسے ہرلیکس نیوارک میں ریزرو پولیس کی سپرنٹنڈنٹ بنائی گئی ہے۔ ترکی کی قوم پرست پارٹی نے ایک عورت کو سررشتہ تعلیم کی زیر مقرر کیا ہے

پریزیڈنٹ لیڈی

کردستان کے صوبہ اسیریا کے باشندوں نے اپنے صوبہ کے لئے ایک عورت کو پریزیڈنٹ چنا ہے۔ لیڈی مذکور کا نام سرما رسین ہے۔ آپ جس صوبہ کی صدر منتخب کیگئی ہیں اس کا رقبہ اسی ہزار میل ہے۔ آپ پہلے انگلینڈ میں اسیرین سفیر کی حیثیت سے رہ چکی ہیں۔

زنانہ منصف

صوبہ جارجیا امریکہ کے ایک بڑے شہر میں ایک عورت کو منصف بنایا گیا ہے۔ جس کا نام مسز بیتی چارلس سیر لڈ ہے

بارگماسٹر عورت

بلجیم کے ایک چھوٹے سے شہر میں ایک عورت بارگماسٹر کے عہدہ پر سرفراز کی گئی ہے۔ جسکا تقرر حکومت بلجیم نے منظور کر لیا ہے۔ اخبار عام

راجہ صاحب جہانگیر آباد کا بھتیجا گرفتار

لکھنؤ کی خبر ہے۔ مسٹر سید الرحمٰن تعلقدار جو راجہ صاحب جہانگیر آباد کے بھتیجے ہیں گرفتار کر کے یہاں لائے گئے ہیں ان کی گرفتاری زیر دفعہ ۱۰۹ و ۱۵۳ عمل میں لائی گئی۔ بارہ بنکی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے سید الرحمٰن کے عم صاحب کو لکھا تھا کہ اپنے بھتیجے کی نگرانی کریں۔ لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اخبار عام

موضع ٹاہلی علاقہ تھانہ ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور میں ڈاکوؤں نے ڈاکہ ڈالا اور ۱۶ ہزار روپے کا مال لوٹ لے گئے

نورافشان

مطبوعہ ۲۷-جنوری سنہ ۱۹۲۲ء

خداوند یسوع مسیح کی تحریرات

ہم کئی دفعہ اسباب کو ظاہر کر چکے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح جب زمین سے رخصت ہوا تھا وہ ایک محفوظ تحریر اپنے پیچھے چھوڑ گیا تھا جسے مسیحی جماعت کہا جاتا ہے۔ یہ مسیحی جماعت اگرچہ چھوٹی جماعت تھی۔ مگر اس جماعت کا ہر ایک فرد خداوند یسوع مسیح کی اس اصلی انجیل کی نقل تھا جو اصل کے عین مطابق تھی۔ اس انجیل کی نوشت کاغذوں پر قلم و سیاہی سے لکھی نہیں گئی تھی۔ بلکہ خداوند کی روح نے ان شاگردوں کے دلوں پر ایسے طور سے کندہ کیا تھا کہ نہ وہ تحریر مٹ سکے اور نہ ضائع ہو سکے۔ یسوع مسیح کا ہر ایک شاگرد اس کی انجیل تھا۔ اسی حقیقت کو پولس رسول نے بایں الفاظ بیان فرمایا ہے۔ "ظاہر ہے کہ تم مسیح کا خط ہو جو ہم نے خادموں کے طور پر لکھا سیاہی سے نہیں بلکہ زندہ خدا کی روح سے پتھر کی تختیوں پر نہیں بلکہ گوشت کی یعنی دل کی تختیوں پر۔"

اس میں کلام نہیں کہ مسیحیت کے بانی نے یہ عظیم الشان کام کیا تھا کہ وہ اپنے پیچھے ایسی تحریر چھوڑ گیا جو خوبی و جمال کے معانی میں بے مثال تھی۔ ہر ایک مسیحی جماعت کی پشت کے افراد اس تحریر کی نقل ہونے کے لئے موضوع ہوتے آئے ہیں کہ ان پشتوں کا ہر ایک مسیحی فرد یسوع مسیح کی انجیل کا درست نقل و ترجمہ بنتا جائے کہ اسے لوگ پڑھتے رہیں۔

ایک دفعہ کئی ایک مسیحی جوان آپس میں ذکر کرنے لگے کہ بائبل کا کونسا ترجمہ اچھا معلوم ہوتا ہے۔ ایک کہنے لگا کہ جیمس بادشاہ کا ترجمہ اچھا ہے۔ دوسرا کہنے لگا کہ نیا ترجمہ بہت اچھا ہے۔ تیسرا کہنے لگا کہ میری والدہ کا ترجمہ نہایت اعلیٰ ہے۔ وہ اسے ہر روز محبت و ہمدردی حفاظت و نگرانی وغیرہ کے نمونوں میں ترجمہ کیا کرتی تھی میں نے اس سے بہتر بائبل کا درست ترجمہ کہیں نہ دیکھا میری والدہ کا کیا ہوا بائبل کا ترجمہ مجھے لفظ بلفظ یاد ہے۔ کیا جیمس بادشاہ کا یا نیا ترجمہ تمہیں یاد ہے؟ سب ساتھی جواب میں دم بخود تھے۔

ہم اور ہمارے والدین اور ہمارے عزیز و اقارب اور دوسرے مسیحی بھائی یسوع مسیح کی یہی انجیل ہیں۔ کیا ہم یسوع مسیح کو اس کی خواہشوں اور ارادوں کو اس کے اقوال و احکامات کو اپنی زندگی کے جذبات و اوصاف سے ظاہر کرتے ہیں؟ کیا ہم اس کا ایسا ترجمہ کرتے ہیں جو دوسروں کی سمجھ میں آسانی سے آ جائے کیا لوگ ہمیں پڑھ کر خداوند یسوع مسیح کو دیکھ سکتے ہیں۔ بسیرا اپنے خداوند کے وفادار اور درست اور سچے نوشتے بنیں اور غیر مسیحیوں کو اصلی انجیل پہنچاؤ۔ اپنی بداعمالیوں سے لوگوں کو [illegible] خداوند یسوع مسیح کی مبارک و پیاری صورت کو اپنی زندگی کی کردات سے بگاڑو۔ ہر ایک مسیحی صفائی کے ساتھ خداوند یسوع مسیح کو ظاہر کرے۔ ہماری مسیحیت یہی ہے اس کے خلاف شیطنت ہے۔ جس کی طرفداری خدا کو منظور نہیں ہے۔

آل انڈیا کانفرنس اور انڈین کرسچن

پریزیڈنٹ کانفرنس نے اپنا ایڈریس ختم کر کے چیئر سے اس مطلب کی رائے پیش کی کہ آل انڈیا کانفرنس آف انڈین کرسچنس تہ دل سے ایچ۔ آر۔ ایچ پرنس آف ویلز کی ہند میں تشریف آوری پر مبارکباد دیتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ حضور والا کی ہند میں سیاحت کے وسیلے سے ۳۲۰ ملین لوگوں کے لئے صلح و سلامتی اور باہمی خوش اعتقادی پیدا ہو۔ اس رائے کو ممبران کانفرنس نے بالاتفاق کھڑے ہو کر منظور فرمایا۔

چیئر سے صدر نشین صاحب نے یہ رائے بھی پیش کی کہ آنریبل سٹر ایم ڈی ڈیویڈ ووس کی مدراس ہائی کورٹ بینچ پر سرفرازی کے لئے مبارکبادی کا تار کیا جاوے یہ قرارداد بھی بالاتفاق پاس ہو گئی۔

اس کے بعد معمولی کارروائی ہوتی رہی۔ دوسرے دن کے جلسوں میں جو ضروری کارروائی ہوئی اس کا لب لباب ذیل میں دیا جاتا ہے۔ ایک ضروری قرارداد اس مطلب کی پاس ہوئی کہ ملک کی موجودہ پولیٹیکل حالت کو دیکھ کر جو آنے والے قریبی زمانہ میں زیادہ نازک ہونے والی ہے اور اتفاق و اتحاد اور صلح کے قیام کی ضرورت کو محسوس کر کے کانفرنس گورنمنٹ کو یہ مشورہ دیتی ہے کہ گورنمنٹ سنہ ۱۹۰۸ء کا ترمیم شدہ ضابطہ فوجداری اور سڈیشس میٹنگ ایکٹ سنہ ۱۹۱۱ء پر عملدرآمد موقوف فرما کر اپنا طریق عمل نرمی اور ملائمت کا رکھے اور جو لوگ قوانین کی خلاف ورزی پر گرفتار کر کے جیل خانوں میں ڈالے گئے ہیں ان کو جیل خانوں سے رہا کر دیوے اور کہ اس قرارداد کی ایک کاپی گورنمنٹ آف انڈیا کے پاس روانہ کی جائے۔ ایک ایک کاپی صوبوں کی گورنمنٹوں کے پاس بھیجی جائے اور ایک کاپی انڈین نیشنل کانگرس کے پریزیڈنٹ کے پاس بھیجی جائے یہ قرارداد کچھ ترمیم کے ساتھ منظور ہوئیں۔

کانفرنس نے مشنز اور کلیسیا ہند کے متعلق جو کارروائی کی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ کانفرنس نے یہ قرارداد منظور فرمائی ہے کہ ہر ایک مشنری کلیسیا میں جذب ہو وے کلیسیا سے الگ اپنی ہستی کو بنانا چھوڑ دیوے۔ کلیسیا ہر ایک مشنری کے کام وغیرہ کا تمام انتظام کرے۔ کلیسیا سے جدا مشنز اور مشنریوں کی عدم ضرورت پر اتفاق کیا گیا ہے۔ ہماری رائے میں کانفرنس نے اس معاملہ میں ایسا رویہ اختیار کیا ہے جس پر مشنریوں کا اتفاق محال ہوگا۔ کانفرنس نے سودیشی پر بڑا زور دیا ہے۔ اس بات کو بالاتفاق تسلیم کیا گیا ہے کہ مسیحیوں کو سودیشی رہنا سہنا رہائش و لباس وغیرہ

بغیرہ میں سودیشی کو ترجیح دی گئی ہے۔

چینی مسیحیوں کی ایک فوج

ڈاکٹر گو فورتھ نے بروز ۱۳ جون ۱۹۲۱ء ہونان چین سے ایک خط میں ذیل کا بیان لکھا جو ریکارڈ آف کرسچن ورک بابت ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۱ء میں شائع ہوا تھا۔ نور افشاں کے ناظرین کے فائدے کے لئے اس کا خلاصہ درج کرتے ہیں۔ جسے پڑھ کر خداوند کا ہر ایک پیار کرنے والا مسیحی ضرور تسلی پائیگا۔ آپ لکھتے ہیں۔

کہیں ابھی ۱۵ دن جنرل فینگ کی مسیحی فوج میں کاٹ کر واپس آیا ہوں۔ یہ زمین پر ایک ہی مسیحی فوج ہے ۱۰۰۰۰ جو آدمیوں کے چار حصوں میں تین حصے مسیحیوں کے ہیں۔ آخری روز جب میں اس فوج میں تھا تو میں نے ۴۶۰ آدمیوں کو بپتسمہ دیا تھا اور ۴۰۰ افسروں اور مردوں نے عشاء ربانی لی تھی۔ یہ خداوند کا عظیم الشان دن ہے جس میں نے چین میں دیکھا ہے۔ لیکن وہاں اس سے بھی بڑا دن آنے والا ہے۔ فوج کا جرنیل اور چار کرنیل اور ایک میجر خدا کی روح سے معمور ہوئے ہیں کہ وہ فوج کے تمام فرصت پاکر منادی کرتے ہیں۔ فوجی افسروں نے ایک کرنیل کو چین کی افواج میں انجیل کی منادی اور بشارت دینے کو بھیجا ہے۔ جرنیل صاحب نے کہا ہے کہ ہم اپنی فوج میں مبشر تیار کرنے کے لئے ایک سکول کھولنے والے ہیں۔ میں نے اس فوج میں رہتے ہوئے کبھی کوئی گالی یا جھگڑا نہیں سنا۔ تمام فوج کے سپاہی ایک بڑے خاندان کے شریکوں کی اور باہم بھائیوں کی طرح رہتے ہیں۔ یہ فوج ۱۱ نمبر پنجابی مسیحیوں کی فوج کے لئے اور ان کے افسروں کے لئے اعلیٰ نمونہ ہے

آخری جنگ

جب یورپ کی گذشتہ جنگ ہو رہی تھی اس وقت تمام دنیا کے لوگ یہ خیال کرنے پر مجبور ہو رہے تھے کہ یہ آخری جنگ ہے جو اقوام اس جنگ میں شریک تھیں وہ عام طور سے خیال کر رہی تھیں کہ اس جنگ کو فتح کرنے کے لئے بے صبر تھے۔ ساڑھے چار برس کی لگاتار بربادی کے بعد جنگ ختم ہوا تو اس کے خاتمہ کے ساتھ ہی دوسری جنگ کا خیال پیدا ہو گیا۔

میجر جنرل فریڈرک موریس انگلش فوج کا افسر کہتا ہے کہ ایک وقت میں اپنی فوج کو کہا کرتا تھا کہ اگر تم صلح کو قائم کرنا چاہتے ہو تو تم جنگ کے واسطے آمادہ اور تیار رہو۔ اب میں اس کے خلاف دیکھتا اور کہتا ہوں کہ اگر تم جنگ کے واسطے آمادہ اور تیار ہو تو تم کو لامحال جنگ کرنا ہے۔ گذشتہ جنگ کو ہنوز بہت برس نہ گذرے تھے کہ اقوام دوسری جنگ کے لئے تیاری کرنے میں مصروف ہیں جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ دنیا دوسری جنگ پھر دیکھیگی اور وہ پہلی جنگ کی نسبت ہزار گنا زیادہ مہلک و خطرناک ہوگی۔

ابھی تھوڑے دنوں سے جینوا سوٹزرلینڈ میں انٹرنیشنل لیگ کے جلسے ہونے لگے ہیں۔ ایک کمشن نے ایک رسالہ شائع کیا ہے۔ جس میں اس نے دنیا کی اقوموں کے ان اندھوں کانوں۔ لنگڑوں۔ لولوں۔ اپاہجوں کا بیان کیا جو گذشتہ جنگ کی ہلاکت سے بچائے تو گئے مگر ہمیشہ کے لئے عاجز و لاچار ہو گئے تھے۔ ان کا کل شمار .... شخصوں کا بتایا گیا۔ اور جو اسی جنگ عظیم میں مر گئے ان کا شمار ۱۳۰۰۰۰۰۰ جانوں کا بتایا گیا۔ اس کے سوا اس تور میں ۲۲۹۰۰۰۰۰۰ ڈالر کا مال فنا ہوا بتلایا گیا۔ اس پر تعجب یہ ہے کہ اہل دنیا ابھی دوسرے جنگ کی تیاری کر رہے ہیں۔

واشنگٹن کانفرنس میں تمام دنیا کی اقوام کے نمائندوں نے نہایت صفائی سے یہ بات ظاہر کی کہ اب دنیا پر کوئی قوم جنگ کرنا نہیں چاہتی۔ امریکہ نے کہا کہ امریکہ جنگ کرنا نہیں چاہتا۔ جرمنی جنگ کرنا نہیں چاہتا۔ آسٹریا جنگ کرنا نہیں چاہتا۔ روس جنگ کرنا نہیں چاہتا۔ فرانس جنگ کرنا نہیں چاہتا۔ دنیا کی کوئی قوم جنگ کرنا نہیں چاہتی تو بھی ہر ایک قوم دوسرے جنگ کی تیاری کر رہی ہے۔ دس سال کے لئے جو جنگی آلات کی ساخت و تعمیر بند ہوئی ہے یہ بھی دوسری جنگ کو بند کرنے کے لئے نہیں ہے صرف اس کی آمد میں دس سال کا بعد پیدا کرنے کے لئے ہے اقوام دہر جنگ کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ یورپ کی جنگ آخری جنگ نہیں ہے۔

جیسے ایک شرابی ہوش میں آکر اپنے نقصان کا کبھی اندازہ لگا کر شراب سے توبہ کرتا اور شراب نوشی کی علت پر ہزار لعنتیں کیا کرتا ہے اور آخری جام شراب پر توبہ کرنے کو تیار ہوتا اور جام حاضرہ کو پی کر کہا کرتا ہے کہ بس آگے کو میری توبہ۔ مگر اگلے روز شراب کو دیکھ کر پھر پیتا ہے اور اس کا آخری جام کبھی نہیں آتا۔ ویسے ہی اقوام دہر کا حال ہے وہ ہر ایک جنگ کو دنیا کا آخری جنگ خیال کرتی ہیں اور موقعہ پر یہی کہتی رہتی ہیں کہ ہم یہ جنگ کامیابی سے لڑلو پھر جنگ نہ لڑیں گے پر جب ایک جنگ ختم ہو گیا تو دوسرے کی تیاری شروع ہو جاتی ہے۔ جب قوموں کی رگوں میں خون بھر جاتا ہے وہ پھر اپنی توبہ توڑتی ہیں اور عزت و آبرو کی بقا کے لئے پھر جنگ کرتی ہیں۔ اقوام کا یہی حال چلا جاتا ہے آخری جنگ دور ہی ہوتی چلی جاتی ہے۔ دنیا اب بھی دوسرے جنگ کے لئے تیار ہو رہی ہے۔ جنگ کا خاتمہ مسیحیت نے کرنا ہے۔ بغیر مسیحی ہونے کے اقوام دہر جنگ کی آفت سے رہائی نہیں پا سکتی ہیں۔ مسیحیت جنگ کا خاتمہ ہے۔

ملکی حکومت کے طالب

اب ہمیں ان صاحبان کی تلاش کرنا ہے جو ملکی حکومت کے طالب ہیں وہ درحقیقت چند صاحبان نہیں بلکہ تمام سمجھدار ہندوستانی ہیں کہ جن کا دلی مطالبہ یہی ہے کہ ملکی حکومت ملے۔ اس گروہ عظیم میں ہر قوم و ملت کے لوگ شامل ہیں۔ ہر درجہ و لیاقت کے صاحبان داخل ہیں۔ اگر ہندوستانیوں کی خواہش اور طلب اور اتحاد کی بنا پر خدا انعام



دے سکتا ہے۔ تو بلا شک ہندوستان کو آج ہی ملکی حکومت کا انعام ملنا چاہئے۔ کیونکہ خواہ ہندوستانی اور کسی بات پر اتفاق کریں یا نہ کریں پر ملکی حکومت کے حصول پر اُن کا اتفاق ہو چکا ہے۔ ملک ہند کی مختلف اقوام کا ملکی حکومت جیسے اہم معاملہ پر متفق ہو جانا خواہ دنیا میں کسی نگاہ سے دیکھا جائے پر اس میں کچھ شبہ نہیں کہ ہندوستانیوں کے لئے خدا کی طرف سے عظیم برکت ہے جو ہندوستانیوں کے ورثہ میں آئی ہے۔

* طالبانِ حکومت کے تقاضے اور اُن کی خود انکاریاں اُن کے جیل خانوں کے مصائب ایسی باتیں ہیں۔ جن میں درحقیقت یحییٰ کا سا اثر پایا جاتا۔ طالبانِ حکومت نے لاریب خود انکاری اور صبر و برداشت اور بے ضرر بننے میں خداوند یسوع مسیح کو بیّن کر دکھا دیا۔ اگرچہ طالبانِ حکومت نے خداوند یسوع مسیح کا بپتسمہ نہیں لیا۔ اگرچہ اُنہوں نے خداوند یسوع مسیح کا علانیہ اقرار ان معانی کا نہیں کیا کہ وہ اُن کا نجات دہندہ ہے تو بھی طالبانِ حکومت نے اپنے مقصود تک پہنچنے کے لئے خداوند یسوع مسیح کو اپنا پیر و مرشد بنایا ہے۔ ہندو مسلم عدم تشدد و عدم تعاون اور ترک موالات کے اصول پر کاربند ہو گئے ہیں۔ ترک انتقام کو قبول کر چکے ہیں۔ جو خداوند یسوع مسیح کی زندگی کا اعلیٰ اصول تھا۔ گویا ہندوستان خداوند یسوع مسیح کی پیروی کا عملی ثبوت دے کر ملکی حکومت کا طالب ہوا ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ مسیحی حکومت اپنے فرزندوں کے جذبات کا کہاں تک پاس کرے گی۔ پر ایک بات ظاہر ہے اور وہ یہ ہے کہ ہند کے یہ نئے جاں نثار گورنمنٹ کو ضرور مشکل میں ڈالینگے۔ ان کی جاں نثاریاں قوت اتصال کو تمام ملک میں بڑھائینگی۔

طالبانِ ملکی حکومت کل ہندوستانی ہیں۔ وہ بھی ملکی حکومت کے طالب ہیں جو کونسلوں کے ممبر ہیں۔ فرق جو ہے سو ملکی حکومت کے حصول کے طریقے میں ہے۔ ایک گروہ ہے جو ملکی حکومت اطاعت و وفاداری سے مانگتا ہے۔ دوسرا گروہ وہ ہے جو ملکی حکومت گورنمنٹ کو عاجز کر کے حاصل کرنا چاہتا ہے۔ جو بات سوچنے اور سمجھنے کی ہے وہ یہ ہے کہ آیا ہماری کوشش سے گورنمنٹ کبھی عاجز و تنگ بھی ہو جائیگی؟ دوسرا سوال سوچنے کا یہ ہے کہ اگر بفرض محال ہم نے گورنمنٹ کو عاجز و تنگ کر کے ملکی حکومت لے بھی لی تو کیا ہم اسے رکھ بھی سکینگے؟

ایک دفعہ سورج گرہن کے موقعہ پر تھانیسر میں ایک راجہ نے اپنے برہمن کو ہاتھی دان کر دیا تھا۔ جب تک راجہ نے ہاتھی دان نہ کیا تھا تب تک برہمن مہاراج کے دان کی امید میں بہت خوش تھے۔ مگر جب ہاتھی دان پروہت کے حصے میں آیا تو برہمن کے گھر ماتم پڑ گیا۔ آخر راجہ کے پاس برہمن گیا اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ حضور مجھے اپنے دان کے منہ سے بچائیں۔ حضور کا یہی دان کافی ہوگا کہیں یہی حال ملکی حکومت لیکر ہمارا نہ ہووے۔

حسرت موہانی کا شکوہ

مسٹر گاندھی سے

حسرت موہانی مدظلہ نے مسٹر گاندھی سے سوال کیا کہ مسلمان سینہ سپر ہیں اور برابر جیل خانوں میں جا رہے ہیں۔ باوجودیکہ جب حقوق کا سوال درپیش ہوتا ہے تو تم کہتے ہو ہندوستان میں ہندوؤں کی آبادی ۲۰ کروڑ ہے اور مسلمانوں کی تعداد صرف سات کروڑ ہے۔ اس لئے ہمارے ۲۸ حصہ ہیں اور آپ کے سات حصے ہیں۔ مگر جوتے کھانے ٹھپنے مرنے جیل جانے کے واسطے مسلمانوں کی تعداد ۹۵ ہے اور ہندوؤں کی تعداد صرف پانچ ہے۔ اس سوال کو جاری کرتے ہوئے مولانا حسرت نے ایک طول طویل فہرست جیل میں جانے والوں کی پیش کی اور ہر صوبہ میں ۹۵ مسلمان اور ۵ ہندو دکھائے۔ پھر اُسی کے ساتھ ترک ملازمت کی ایک فہرست آپ نے پیش کی اور اُس میں اس سے بدتر حال تھا یعنی مسلمان ترک ملازمت کرنے والے ۹۹½ فیصدی ہیں اور ہندو ½ (نصف) اس کے ساتھ ہی ایک فہرست پیش کی جس میں آپ نے خطاب و وکالت ترک کرنے والے مسلمانوں کی فہرست پیش کی۔ وہاں بھی یہی حال تھا۔ پھر معافی مانگنے والوں کی فہرست پیش کی اس کے بعد سلسلہ وار محکمہ اور عہدہ اور نام ملازمت ترک کرنے والے درج تھے اور اس کے ساتھ یہ نہایت افسوسناک واقعہ تھا کہ ہر ایک خالی جگہ ہندوؤں نے لے لی۔ پھر آپ نے بیان فرمایا کہ موپلوں کے جھگڑے میں ہندوؤں نے گورنمنٹ کو اٹھارہ لاکھ روپیہ بطور امداد کے دیا کہ اس روپے سے آپ سامان جنگ منگوا کر اُن کی سرکوبی کیجئے۔

مہاتما گاندھی نے بات کاٹ کر کہا کہ آپ اس کے ساتھ یہ بھی بتلایئے کہ ہندوؤں کے ساتھ موپلوں نے کیا کیا؟ مولانا حسرت نے بے ساختہ جواب دیا کہ جب موپلوں کو یہ معلوم ہوا کہ یہ ہندو گورنمنٹ کو ہر قسم کی مدد دے رہے ہیں تو موپلوں نے ہندوؤں کا فوراً سر سہلا دیا۔ جس طرح ایک دشمن کا۔ اول اول موپلے ہندوؤں کو اپنا دوست سمجھتے رہے۔ اس کے بعد جب انہیں معلوم ہوا کہ یہ مار آستین ہیں تو پھر سر کچلنا اُن کا فرض تھا۔ حکیم اجمل خاں صاحب فرمانے لگے کہ ان واقعات کے اظہار کا یہ موقع نہیں ہندو مسلم اتحاد کو نقصان پہنچتا ہے۔ حسرت نے فوراً جواب دیا کہ ٹھہریئے مجھے معلوم ہو چکا ہے کہ جس طرح مسٹر گاندھی انگریزوں کے درپردہ دوست ہیں اسی طرح آپ بھی دوست ہیں۔ خان بہادر میر زادہ محمد حسین جج اور حکیم احمد سعید خاں آپ کے ایجنٹ ہیں۔ جو چیف کمشنر دہلی کے پیغام آپ تک پہنچاتے ہیں اور آپ گورنمنٹ کے پروپیگنڈا کو ہندوؤں کے ساتھ مل کر پھیلا رہے ہیں۔

اپنی قوم کے قتل ہوتے اور برباد ہوتے مجھ سے نہیں دیکھا جاتا۔ ہماری جائدادیں تم نے سود کے ذریعہ سے لے لیں۔ عزتیں برباد کر دیں۔ لاکھوں قتل و غارت کرا دیئے

میں تم سے پوچھتا ہوں کہ حکیم اجمل خاں اور مہاتما گاندھی اب تک کیوں گرفتار نہیں ہوئے۔ کیا بات ہے جس نے اب تک تم کو روکا۔ تمام مسلمانوں کو جیل خانوں میں سے نکالکر رہائی دلوا دونگا۔ تمہارا منشا صرف سوراج ہے۔ ہمارا مطلب صرف خلافت۔ اگر کمال پاشا کی تلوار میں زور ہے تو وہ خلافت خود لے گا ہم سے جس قدر ہوگا امداد کرینگے مگر تمہارے سوراج سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا سوائے نقصان کے۔ ہم نے دیکھ لیا کہ سانپ بچھو سے ہماری صلح ہوسکتی ہے۔ مگر تم سے نہیں ہوسکتی۔ پس مسلمانو! اٹھو۔ مولانا حسرت کے اس قدر کہنے پر ۵ ،فیصدی آدمی اللہ اکبر کے نعرے بلند کرتے ہوئے اٹھ گئے اور صرف پچیس فیصدی کانگریس کے پنڈال میں آدمی رہ گئے۔ مولانا حسرت نے اپنا جلسہ دوسری جگہ کرلیا (الحکم قادیان)

قیصر ہند

نوروز کی آنر کی فہرست میں ہز میجسٹی دی قیصر ہند نے ذیل کے صاحبان کو قیصر ہند کا سنہری تمغہ عطا فرمایا ہے۔

ڈاکٹر ایل ایچ۔ جیلس امریکن مرہٹی مشن بمبئی۔ پادری پی نوبل بپٹسٹ مشن بنگال۔ ڈاکٹر ایف دی ٹامس بپٹسٹ میڈیکل مشن پلول۔ پادری جے۔ سی۔ ایونس۔ ویلش کالونسٹک میتھوڈسٹ مشنری آسام۔ پادری ڈی سی گلمور پرنسپل جڈسن کالج رنگون۔

ذیل کے صاحبان کو قیصر ہند کے تمغے چاندی کے ملے ہیں۔ پادری نکلسن لنڈن مشن سوسائٹی کڈاپہ۔ مس رنکس آنریری مشنری چرچ آف انگلینڈ زنانہ مشن سوسائٹی اٹاکنڈ ڈاکٹر مس ایڈیلیڈ وڈورڈ میموریل ہاسپٹل فتح گڈھ مس ہین ونس بپٹسٹ مشن پلکاری۔ پادری ایف۔ ڈی۔ کورا برٹس۔ مشنری سی۔ ایم۔ ایس اور پادری روبنرگ امریکن بپٹسٹ مشن آسام۔ ہم ان سب صاحبان کو مبارکباد کہتے ہیں۔

قصیدہ

بطرحِ عرفی شیرازی

ازنتائج طبعِ منشی حشمت اللہ حشمت شملوی تلمیذ جناب افسر الشعرا مولانا مولوی نصیر الدین صاحب نصیر کرنالوی

طرحِ عرفی

باز گلبانگِ پریشاں میزنم
آتشے در عندلیباں میزنم

سوزِ الفت در دل و جاں مے زنم
آتش اندر آبِ حیواں مے زنم

رودِ خوں خیزد ز چشمِ آرزو دگی
زخمہ چوں بر رودِ شریاں مے زنم

خوردنِ خوں لذتِ خود ساختم
گشت پا بر عیشِ شاہاں مے زنم

زخمِ سوزاں تا نگردد در کمی
ہر نفس دل بر نمکداں مے زنم

بسکہ مجبور گشتم از دستِ گناہ
شورِ وحشت در بیاباں مے زنم

بر سرم پیچیدہ دستارِ نشاں
قیس وش در دشت جولاں مے زنم

مے کشم تیغِ سیاستِ شاہِ عشق
زانکہ تیر دل رازِ پنہاں مے زنم

چوں شود تیار دردِ عشق را
قصۂ دل با طبیباں مے زنم

بسکہ ایذا دوستم از فرطِ شور
زخمِ دل بر نوکِ پیکاں مے زنم

از فلک بگذشت سیلابِ سرشک
اشک چوں سیلِ بہاراں مے زنم

قلبِ من گشت است چوں آتشکدہ
شعلۂ در خرمنِ جاں مے زنم

بگذرد از نہ فلک تارِ نظر
چوں نظر بر اوجِ عرفاں مے زنم

گریۂ خوں میکنم بر یادِ یار
غوطہ اندر آبِ طوفاں میزنم

ساقی و جامِ جمِ و بزمش کجاست
حرف با دنیا پرستاں مے زنم

محو گردد زشتیِ اعمالِ من
گریہ چوں بر فرطِ عصیاں میزنم

نفسِ من ہنگر بصحرای ہوس
ہمچو رخشِ تند جولاں مے زنم

آنقدر دل گوشِ معصیت است
ہر نفس زاں فالِ عصیاں مے زنم

کارِ آتش نیست غیر از سوختن
خندہ بر آتش پرستاں مے زنم

مذہبِ صبر و رضا آئینِ ماست
بوسہا بر پائے ایماں مے زنم

در سخن از طبع بس معجز نمست
نعرہ در بزمِ خراساں مے زنم

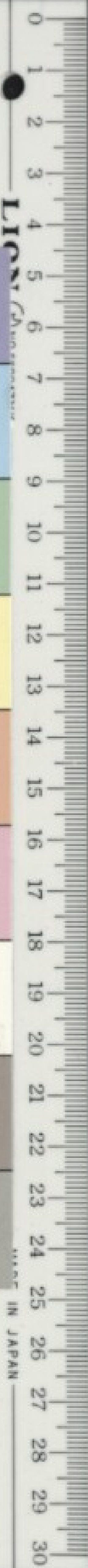
کردہ ام تسخیر اقلیمِ سخن
تختِ شہرت را بشروان مے زنم

خاکِ **عرفی** لب زند بر مرقدش
از سخن چوں آبِ حیواں مے زنم

مے نہم ایواں در اقلیمِ سخن
پنج نوبت زاں بایراں مے زنم

چوں دیارِ نظم را بگشودہ ام
مہرِ سلطانی بتوراں مے زنم

از سرِ جانی بر آرم مغز را
دست بر دوشِ الیاس مے زنم



ازمعانۂ تانہ ارم چشم خیر
تکیہ براخلاصِ رحماں مے زنم

من نیم ایمن زخصمِ ناتواں
پنجہ گو با مستِ فیلاں مے زنم

حلقِ اعدا گر گُلم از آب تیغ
بادۂ سطوت بجاناں مے زنم

دیدۂ شیطاں برآرم از سناں
بردلِ از زخمِ پیکاں مے زنم

بر سرت گرمے فشارم اے مسیح
دشنہ بر فرقِ ثعباں مے زنم

حشمتا از بانگِ ہیجا در مصاف
لرزہ بر ایوانِ شیطاں مے زنم

مے شوم سینہ سپر اندر وغا
حلہ بر شیرِ عصیاں مے زنم

آل انڈیا کرسچن کونفرنس لاہور

انڈین نیشنل کانگرس کے دیکھنے کا تو کبھی اتفاق نہ ہوا تھا مگر انڈین کرسچن کانفرنس نے وہ لطف بھی دکھا دیا۔ واہ واہ خوب کونفرنس ہوئی۔ پنجاب میں پہلے دنوں چرچ مشن کی ایک چرچ کونسل ہوا کرتی تھی۔ جو بڑی برکت کا باعث تھی۔ کل پنجاب سندھ۔ فرانٹیر کے ڈیلیگیٹ فراہم ہوا کرتے تھے۔ آپس میں ملاقات اور رفاقت بڑھتی تھی۔ خیالات کا تبادلہ ہوجاتا تھا۔ ہر ایک جگہ کے حالات معلوم ہوجایا کرتے تھے۔ واقفیت بڑھتی تھی۔ اُس کو توڑ کر مشن نے الگ الگ ڈسٹرکٹ قائم کردیئے۔ اُس کا نام ڈسٹرکٹ مشن کونسل رکھا۔ لاہور الگ ہے۔ امرتسر الگ ہے۔ اسی طرح دوسرے مقامات۔ ایک کی دوسرے کو کچھ خبر نہیں۔ لاہور والوں کو پتہ نہیں کہ امرتسر میں کون کون ہے۔ مسیحیوں کی کیا حالت۔ مشنریوں اور مسیحیوں کے آپس میں کیا اور کیسے تعلقات ہیں۔

کرسچن کانفرنس نے چرچ کونسل کا لطف دکھا دیا۔ بلکہ یوں کہیں تو کچھ بیجا نہ ہوگا کہ کرسچن کونفرنس کے سامنے چرچ کونسل بھی کوئی حقیقت نہیں۔ اس کانفرنس میں بمبئی بنگال یو۔پی۔ پنجاب کے ڈیلیگیٹ حاضر تھے۔ کل ہندوستان کی کلیسیاؤں کے نمائندے۔ کیا یہ چھوٹی بات ہے کہ رومن کتھلک بھی اس میں شامل ہوا کرتے ہیں۔ کلیسیاؤں کا اتحاد بڑھا۔ محبت بڑھی واقفیت بڑھی۔ اس کے پورے حالات تو کتابی صورت میں شائع ہونگے۔ امید ہے کہ مسیحی میں مفصل بیان ہوگا

میں تو صرف اس قدر کہنا چاہتا ہوں یہ کونفرنس ہندوستان کی کلیسیا کے واسطے بڑی برکت کا باعث ہے۔ لاہور والوں کی ہمت پر مرحبا کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ لاہور کے تمام غیرتمند مسیحی اس میں ایک دوسرے سے بڑھ بڑھ کر حصہ لے رہے تھے۔ والنٹیر بھی خوب جفاکشی سے کام کرتے تھے۔ مگر سچ تو یہ ہے کہ تمام کونفرنس کی روح رواں رلیارام فیمیل تھی۔ مسٹر کندن لال رلیارام ممبر لیجسلیٹو کونسل اور مسٹر بہاری لال رلیارام سکرٹری وائی۔ ایم۔ سی۔ اے۔ خادموں کی طرح خدمت کرتے تھے۔ مسٹر موہن لال رلیارام سرکاری وکیل گورداسپور اور مسٹر سوہن لال رلیارام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی بھی موجود تھے۔ مسٹر رلیارام مرحوم کی روح کیسی شاد ہوگی خدا نے مرحوم کی نیت کے مطابق اُس کو پھل ایسا دیا۔ کہ اس کا پھل نہ صرف باقی رہا بلکہ بڑھا پھلا اور پھولا۔

جب مرحوم رلیارام مسیحی ہوئے ہیں تو اُن کے رشتہ دار اور اُن کی والدہ اس قدر روتے اور آہیں بھرتے تھے کہ میں بیان نہیں کرسکتا۔ مرحوم کے دوست میاں نصرت اللہ مرحوم نے اُن سے کہا کہ کیا آپ کو اپنی والدہ اور عزیزوں کے حال پر ترس نہیں آتا۔ مرحوم نے فرمایا کہ میں خود اس قدر دکھی ہوں کہ اگر ہوسکتا تو میں اِن کی خاطر مسیح سے محروم ہوجاتا۔ مگر میں لاچار ہوں اگر مسیح کا انکار کردوں تو میری اولاد مسیح سے محروم رہ جائیگی۔ صرف اولاد کی خاطر کہ یہ مسیح کے خادم ہو دیں۔ نجات پادیں میں سب دُکھ سہہ رہا ہوں۔ مسیح سے جدا نہیں ہوسکتا۔ پولوس رسول کی طرح کیسا مبارک خیال تھا۔ خدا نے اُس کا نتیجہ بھی خوب بخشا لائق اولاد بخشی جو آج کلیسیا کی خدمت میں مال و جان سے سرگرم ہے۔

اے میرے خدا تو اس خانوادہ کو صلیب کے شجرہ میں ایسا قائم کردے کہ حوادثات زمانہ اِن کو کسی طرح سے مسیح سے جدا نہ کرسکیں

راقم میاں واعظ

دُنیا

یوں تو انبیائے سائنس دنیا کو مدت سے خبریں دیتے آئے ہیں۔ مثلاً کوئی خبر دے گیا ہے کہ ہماری دنیا آگ سے بھسم ہوجائیگی۔ کوئی خبر دے گیا ہے کہ خدا کی مخلوقات زمین کال اور بھوک سے ہلاک ہوجائیگی۔ کوئی خبر دے گیا ہے کہ نسل انسانی باہمی جنگ و جدل سے ختم ہوجائیگی اب ایک فرانس کے سائنسٹ نے یہ خبر دی ہے کہ ہماری زمین کی آبادی پانی کی قلت سے فنا ہوگی۔ اس کا خیال ہے کہ پانی کے چشمے روز بروز گہرائی میں چلے جارہے ہیں۔ ایک وقت آنے والا ہے کہ تحت زمین پانی کی ندیاں اتنی گہرائی میں جانے والی ہیں۔ کہ ہم کنویں کھود کر زمین سے پانی نہ لے سکینگے۔ ندی۔ نالے اور دریا زمین پر نہ رہینگے۔ جس کا نتیجہ زمین پر سے زندگی کا خاتمہ ہوگا۔

ایشیا

جبکہ بعض صاحبان بمبئی میں یہ کوشش کر رہے تھے کہ پیروان عدم تعاون اور گورنمنٹ میں مصالحت کی صورت نکالیں تو دوسری طرف اور لوگ بھی تھے جو یہ کوشش کر رہے تھے کہ مدراس میں پرنس آف ویلز

کا اِنکاب کریں

بنگال پروونشل کانگریس کمیٹی نے سول نافرمانی کی رائے کو منظور کر لیا کہ بعض جگہوں میں اس کا تجربہ کیا جائے۔

مہارانی دھر نے ایک چیتا مارا جس کی لمبائی ۱۰ فٹ کی تھی۔

الہ آباد کے جیل خانہ میں ۱۴ قیدیوں نے سرکار کی فرمانبرداری کا وعدہ کر کے خلاصی پائی۔ اچھے رہے۔ مسٹر سین گپتا بھی سنٹرل جیل سے رہا کئے گئے ہیں۔ توبہ کر لی ہوگی۔

نارتھ ویسٹرن پراونس میں گذشتہ سال کی نسبت امسال زیادہ جرم ہوئے ہیں۔ خیال کیا گیا ہے کہ قانون شکنی کے جرائم زیادہ تر پنجاب کی بد امنی کی تقلیدیں واقع ہوئے ہیں جس کے ساتھ افغانی جنگ اور کال کے اثر کا بھی رشتہ تھا پر انسپکٹر جنرل آف پولیس کو اس بات کا بھی پختہ یقین ہے کہ اس قانون شکنی کے باعثوں میں خلافت اور عدم تعاون کے معتقدوں کی کوششیں بھی ایک بڑا باعث تھا

مدراس ۱۴ جنوری کی خبر ہے کہ وہاں پر امن چین ہوگیا ہے۔ اب کوئی گڑبڑ نہیں۔

لنڈن ۱۰ جنوری کی خبر ہے کہ مسٹر برانڈ نے دال پاشا کو شخصی طور سے لکھا ہے کہ وہ اعتدال کو پیشہ کریں ورنہ ترک کا نقصان ہوگا۔

بمبئی ۱۴ جنوری کی خبر ہے کہ بمبئی گول میز کانفرنس میں قریباً ۲۰۰ ڈیلیگیٹ شامل ہوئے ۳۵۰ کی دعوت تھی۔ سول نافرمانی کو ناپسند کیا گیا گورنمنٹ اور لوگوں کے باہمی تعلقات پر اچھی بحث ہوئی۔

بمبئی ۱۵ جنوری کی خبر ہے کہ بمبئی مل کے مزدوروں نے کام چھوڑ دیا اور پولیس پر پتھر اور اینٹیں برسائیں۔

دہلی ۱۴ جنوری کی خبر ہے کہ اسمبلی میں یہ قرارداد پیش ہونے والی ہے کہ گورنمنٹ سختی کے طریق عمل کو تمام ملک میں موقوف کرے۔

لنڈن ۱۶ جنوری کی خبر ہے کہ ڈوپ ائی فوٹری لیبرل لیڈر نے گورنمنٹ کے معطل ہونے کا مطالبہ کیا ہے۔ اُس نے پیکن کے محاصرہ کی دھمکی دی ہے اس کے ساتھ منچوریا کا گورنر بھی ہے۔ جس کے پاس بڑی فوج ہے۔

ہانگ کانگ ۱۴ جنوری کی خبر ہے کہ چینی مزدوروں نے وہاں پر سٹرائک کر دی ہے۔ جہاز رانی کا قافیہ تنگ کر رہے ہیں۔ مزدوری میں ۳۰ سے ۴۰ فیصدی کا اضافہ طلب کرتے ہیں۔ دینا پڑیگا۔

خوشی کی خبر ہے کہ مسٹر کے۔ ایل رلیارام۔ ایم۔ ایل سی۔ ہیڈ ماسٹر رنگ محل سکول لاہور میونسپل کمیٹی کے سکریٹری مقرر ہوئے ہیں ہم آپ کو جملہ مسیحی صاحبان کی طرف سے مبارکباد کہتے ہیں۔

لاہور ۱۴ جنوری کی خبر ہے کہ والنٹیرس نے ٹون ہال پر قبضہ کر لیا اور محصول چنگی وغیرہ بند کر دیا۔ جھگڑا [illegible]

مدراس ۱۷ جنوری کی خبر ہے کہ موپلہ باغیوں کی بغاوت کی رگ اب تک نہیں گئی۔ انہوں نے پرور کے مندر پر قبضہ کر لیا ہے۔ پیچھے ہی فوج آگئی پانچ کو مارا اور باقی بھاگ گئے

دہلی ۱۷ جنوری کی خبر ہے کہ ہندو میمبر جل اسمبلی میں پیش ہوا ڈاکٹر گور کی رائے کی سخت مخالفت ہوئی

دہلی ۱۸ جنوری کی خبر ہے کہ لیجسلیٹیو اسمبلی میں گورنمنٹ کی سختی کے طریق عمل پر بحث ہوئی۔ گورنمنٹ کی سختی کی پالیسی برقرار رہی۔ نرمی کی رائے ۵۳ راؤں سے رد کی گئی اور ۴۲ رائیں موافق رہیں۔

لکھنؤ ۱۸ جنوری کی خبر ہے کہ یو۔پی سے مالابار کی مدد کے لئے ۵۰۰۰ روپیہ دیا گیا۔

پشاور ۱۸ جنوری کی خبر ہے کہ فرنٹیر کے چند گاؤں پر لٹیرے آپڑے تھے۔ جو گرفتار کئے گئے ہیں

صوبہ بنگال کو ۱۰ لاکھ کا گھاٹا پڑا ہے۔ اخراجات کم کئے گئے ہیں۔ اور نئے ٹیکس لگانے کی تجویز کی گئی ہے۔

لنڈن ۱۷ جنوری کی خبر ہے کہ ملک فلسطین میں ۲۰۰۰ برٹش فوج اور رکھی جائیگی جو پولس اور ملٹری دونوں کا کام دیگی۔

قسطنطنیہ ۱۸ جنوری کی خبر ہے کہ انگورہ گورنمنٹ کی درخواست پر سویٹ حکام نے انور پاشا کو گرفتار کر لیا ہے جو انگورہ گورنمنٹ کے حوالے کیا جائیگا۔

لنڈن ۱۷ جنوری کی خبر ہے کہ محکمہ جنگ نے اعلان کیا ہے کہ کردستان کی حد پر کردوں نے برٹش فوج پر حملہ کیا۔ کپتان ایچ۔ سی فشر گبن مارا گیا۔ عراق لیوے کے ۱۲۰ آدمی مارے اور زخمی ہوئے۔

بمبئی ۱۶ جنوری کی خبر ہے کہ پولیٹیکل لیڈروں کی گول میز کانفرنس فراہم ہوئی۔ سول نافرمانی ناپسند کی گئی۔ سر ایس نائر مسٹر گاندھی کی تجاویز سے ناخوش ہو کر کانفرنس کی صدر نشینی چھوڑ کر چلے گئے۔ سر ایس نائر نے پریس کو چٹھی لکھی جس میں آپ نے مسٹر گاندھی کو ڈیناؤنس کیا ہے۔

الہ آباد ۱۷ جنوری کی خبر ہے کہ شاہ ایران سیر یورپ کی غرض سے اسی ماہ میں طہران کو چھوڑ دینگے

مدراس ۱۶ جنوری کی خبر ہے کہ غیر برہمن کانفرنس عدم تعاون والوں کو ملزم ٹھہراتی ہے۔

یورپ

لنڈن ۱۴ جنوری کی خبر ہے کہ بلارسی کے امتحان کی فہرست میں جو قانون کا امتحان تھا ۲۲ مستورات کے نام درج تھے۔ جن میں سے دو اس امتحان میں کامیاب ہوگئیں۔ اب انگلینڈ میں سات مستورات بیرسٹر ہیں۔

لنڈن ۱۴ جنوری کی خبر ہے کہ ہر اکسیلنسی جرمن ڈیلیگیٹ نے کینس کانفرنس کے روبرو تاوان جنگ کی ادائیگی کے لئے کمشن کی جیح سے بچنے کے لئے ......۴۰۰ سونے کے مارکس کا مال دینے کو تیار ہوگیا مشکل حل ہوگئی۔

لنڈن ۱۳ جنوری کی خبر ہے کہ یورپ کو دوبارہ تعمیر کرنے کے لئے جو انٹرنیشنل کانفرنس مقرر ہوئی ہے۔ وہ اپنے اجلاس لنڈن میں کریگی۔

میلبورن ۱۲ جنوری کی خبر ہے کہ آسٹریلیا جرمنی وغیرہ سے تجارت کرنے کو تیار ہے۔

پیرس ۱۱ جنوری کی خبر ہے کہ کمال پاشا یا انگورا گورنمنٹ اور یوکرین گورنمنٹ کا عہد معاہدہ انٹرنیشنل کانفرنس میں پیش ہے۔

لنڈن ۱۶ جنوری کی خبر ہے کہ دہاں کورٹ گرمی کی حکومت کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ فوج وہاں سے واپس بلالی گئی ہے۔

آئرلینڈ گورنمنٹ اپنے پورے اقتدار میں ہوگئی ہے۔

لنڈن ۱۶ جنوری کی خبر ہے کہ کارپینٹر پہلوان نے آسٹریلیا کے پہلوان مسٹر لگ پر فتح پائی ہے۔ بڑی خوشی منائی گئی۔

کوپن ہیگن ۱۸ جنوری کی خبر ہے کہ بڑی شمالی ٹیلیگراف کمپنی نے پیٹروگراڈ میں ٹرنیشن آف ٹیلیگرام کا سٹیشن کھولا ہے۔ امن وامان کا نشان ہے۔

پیرس ۱۰ جنوری کی خبر ہے کہ جرمنی الائز کو تاوان جنگ کی قسطیں ...... ۳۱ گولڈ مارک ادا کریگی۔

لنڈن ۳ جنوری کی خبر ہے کہ ڈیلی کرانیکل لکھتا ہے کہ...... ۱ پونڈ قیمت کے روس کے شاہی جواہرات ایک جرمنی جوہری کے پاس ۲۰ فیصدی قیمت پر گروی رکھے گئے ہیں

معزز خریداران نورافشان

ہم اُن سب صاحبان کے شکر گزار ہیں جنہوں نے ہماری پہلی درخواست پر نور افشاں کے لئے اپنا سالانہ چندہ منی آرڈر کے ذریعہ دفتر میں بھیجدیا باقی جن صاحبان نے اپنا سالانہ چندہ منی آرڈر کے ذریعہ ارسال نہیں فرمایا ہے اُن کی بابت ہم یہ سمجھے ہیں کہ وہ وی پی پسند کرتے ہیں۔ اس لئے ہم اُن صاحبان کو اطلاع دیتے ہیں کہ جن کے نام نمبر ۱ سے ۱۰۰ تک ہیں اُن کے نام ۳ فروری کا پرچہ وی آئیگا۔ پھر اگلے ہفتے یعنے ۱۰ فروری کا پرچہ نمبر ۱۰۰ سے ۲۰۰ تک کے نام وی۔پی ہوگا۔ قس علیٰ ہذالقیاس۔ امید ہے کہ جملہ صاحبان وی پی منظور فرما کر ہماری ہمت افزائی فرمائینگے ✣

مینجر نورافشان

امریکہ

واشنگٹن ۱۲ جنوری کی خبر ہے کہ تسنگٹاؤ اور کاے اوچو تمام اقوام کے لئے کھلے رہینگے۔

لنڈن ۱۸ جنوری کی خبر ہے کہ مسز ایگزینڈر گردس نے برازیل میں سفر کرتے وقت ریڈیم کا ایک نہایت بڑا خزانہ دریافت کیا ہے ایک بہت بھارا ریڈیم کا براؤن یا بھورے رنگ کا پتھر اُن کو وہاں ملا جس کا امتحان کرنے کے بعد ۲ فیصدی کے حساب سے اورانیم اکسائڈ برآمد ہوا جس سے ریڈیم نکالی جاتی ہے۔ اُس کا بیان ہے۔ کہ برازیل میں اس دھات کی مٹی زمین کی سطح پر ہی کافی بکھری رہی ہے۔ اُن کے خیال کے موافق برازیل میں ریڈیم کا بڑا خزانہ پایا جاتا ہے۔

نہر پانا میں ایک وہیل مچھلی داخل ہوگئی۔ اُس کی لمبائی ۱۳۰ فیٹ کی تھی۔ اُس کا وزن ۱۲۵ ٹن کا تھا۔ ایک عرصہ تک اُس نے لوگوں کو پریشان کیا۔ شین گن وغیرہ سے اس پر حملے ہوئے پر اُن کا اُس پر کچھ اثر نہ ہوا۔ آخر ایروپلین سے دو بمب اس پر ۱۶۰ پونڈ کے گرائے گئے تب یہ مہیب جانور مرا۔

واشنگٹن ۱۳ جنوری کی خبر ہے کہ واشنگٹن کانفرنس ختم ہوگئی ہے۔

واشنگٹن ۱۹ جنوری کی خبر ہے۔ ریکاچو میں لوہے اور کوئلے کی کانوں میں چینی وجاپانی حکومتیں ملکر کام کریگی ✣

افریقہ

قاہرہ ۱۲ جنوری کی خبر ہے کہ وہاں پر تمام سکول جاری ہوگئے ہیں۔ عدم تعاون کا اثر کافور ہوگیا۔

زغلول پاشا کے لئے بینک سے بغیر اجازت روپیہ نکالنے کی ممانعت ہوگئی ہے۔

لنڈن ۱۶ جنوری کی خبر ہے کہ ثروت پاشا گورنمنٹ کے نمائندوں کے ساتھ ایسے نقطہ پر آپہنچا ہے کہ جس سے گورنمنٹ مصر کی تمام ملکی مشکلات حل ہوگئی ہیں۔ اس لئے اب مصر میں حالت اعتدال پر آگئی ہے۔

جوہانسبرگ ۱۰ جنوری کی خبر ہے کہ جب سے سٹرائک شروع ہوا اس وقت کی نسبت اب حالت بدتر ہے۔

قاہرہ ۱۰ جنوری کی خبر ہے کہ اپر مصر شندا ول میں لوگوں نے فساد کیا ۱۲ آدمی مرے اور ۵ زخمی ہوئے پھر لوگ اعتدال پر آ گئے۔

جوہانسبرگ ۱۴ جنوری کی خبر ہے کہ جنوبی افریقہ کی صنعت و تجارت معرض خطر میں ہے۔ اعتدال پسند پارٹی انتہا پسندوں کی بابت خیال کرتی ہے کہ وہ خود کشی کر رہے ہیں۔ مگر انتہا پسند ابتک نرم نہیں ہوئے ہیں۔ سرمایہ داروں سے ان کی اب تک نہیں بنی ہے۔

نیر دلی ۱۶ جنوری کی خبر ہے کہ وہاں پر ایک ہندوستانیوں کے بڑے جلسہ میں مساوات کے متعلق کئی قرارداد پاس ہوئی ہیں۔ انہوں نے مسٹر گرفتھ کو آئرلینڈ کے فری سٹیٹ ہوتے ہی مبارکبادی کے تار دیئے ہیں اور التماس کی گئی ہے کہ آئرلینڈ بھی ہندوستانیوں کو ہوم رول دلانے میں کوشاں رہے۔

سچائی تم کو آزاد کریگی

ہمارے ہموطنوں کی بڑھتی ہوئی خواہشات۔ ان کے اندرونی و باطنی جذبات کا آجکل میلان آزادی کی طرف ہے۔ شاید صرف ملکی آزادی کی طرف نہیں بلکہ اخلاقی و روحانی آزادی کی طرف بھی ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ یہ میلان عمدہ اور اعلےٰ ہے۔ انسانی زندگی کی غلامی کا میلان اس کی ذلت و خواری ہے۔ جہاں غلامی کی روح سکونت کرتی ہے وہاں ہرگز خوشحالی نہیں ہو سکتی۔ خوشحالی غلامی کا نہیں بلکہ آزادی کا نتیجہ ہے۔ جو شخص یا خاندان یا گروہ یا قوم غلام ہو وہ خوشحالی حاصل نہیں کر سکتی ہے۔

ہم کو یہ بھی معلوم ہے کہ ہر ایک انسان کی زندگی کا مقصود خوشحالی ہے۔ ہر ایک بشری زندگی کی دوڑ دھوپ کا اور کام و کوشش کا مطلب حصول خوشحالی ہے اور یہ خوشحالی آزادگی سے ملتی ہے اور آزادگی کا حصول سچائی و صداقت قرار پائی ہے گویا سچائی خوشحالی کو حاصل کرنیکا الٰہی و قدرتی و مذہبی راستہ ہے۔ اس لئے ضروری بات سچائی کو ڈھونڈنا اور پانا اور اسے جاننا ہے۔ کیونکہ انسان کی کل خوشحالی کا حصول سچائی اور صداقت کے حصول پر ہی منحصر کیا گیا ہے۔

سچائی یا صداقت کیا ہے؟ ہر ایک آزادی اور خوشحالی پسند شخص نے اس اہم سوال کا جواب تجویز کرنا ہے۔ پلاطوس نے خداوند یسوع مسیح سے یہی سوال کیا تھا کہ حق یا سچائی کیا ہے۔ مگر جواب سننے کا خواہشمند نہ ہوا۔ خداوند یسوع مسیح کا جواب یہ تھا کہ "راہ اور حق اور زندگی میں ہوں"۔ میں حق اور سچائی ہوں۔ یہ دنیا کے روبرو خداوند یسوع مسیح نے دعویٰ کیا تھا اس دعوے کا ثبوت وہ آزادگی ہے جو یسوع مسیح کے نام کی اقوام نے آجتک دنیا میں حاصل کی ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس آزادگی کا ثبوت وہ خوشحالی ہے جو فی زمانہ مسیحی اقوام کی ملک چلی آئی ہے۔ عزیز ہموطنوں اس سچائی کو جاننے کی کوشش کرو اسے قبول فرما کر دیکھو کہ کتنی جلدی آزادی اور خوشحالی نصیب ہوتی ہے۔ ملکی آزادی یا قومی آزادی سے پیشتر گناہ کی غلامی سے رہائی ضروری ہے۔ اس بات کا یقین کرو کہ اخلاقی غلاموں کو ملکی اور قومی آزادی نہیں سجتی۔ نہ اخلاقی و روحانی آزاد ملکی غلامی میں ہمیشہ تک رہ سکتے ہیں پس ہر ایک ہموطن اخلاقاً ہر ایک گناہ کی قید و غلامی سے آزاد ہونے کی پہلے کوشش کرے تو افضل تربات ہوگی۔

بمبئی میں پیشواؤں کی کانفرنس

خوشی کی بات ہے کہ بمبئی کانفرنس ہو گئی۔ عدم تعاون کے لیڈر اور دوسرے لیڈر باہم اکٹھے ہوئے۔ گول میز کانفرنس کے لئے ایسی قراردادیں تیار کر کے گورنمنٹ ہند کی خدمت میں ارسال کر دی ہیں جن پر قیام کا انحصار سمجھا گیا ہے۔

اس کانفرنس میں مسٹر گاندھی نے ۵ یوم کے لئے سول نافرمانی کو اس شرط پر ملتوی کیا ہے کہ گورنمنٹ ہند ۳۱ جنوری کے روز تک تمام پولیٹیکل قیدیوں کو جو ایکٹ مفسدانہ مجالس اور ترمیم شدہ ضابطہ فوجداری کے ماتحت گرفتار کر کے جیل خانوں میں ڈالے گئے رہا کر دیوے اور اپنی سختی کے طریق عمل کو موقوف کر دیوے۔ ورنہ پہلی فروری سے پھر سول نافرمانی جاری ہو جائیگی۔ ان باتوں کے ساتھ مسٹر گاندھی نے انہیں ۵ ایام میں خود والنٹیر بھرتی کرنے کی کارروائی کو جاری رکھنے پر اصرار کیا ہے۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جو گورنمنٹ کو سختی کے طریق عمل پر قائم رہنے پر مجبور کریگا۔ کیونکہ یہ تو کھٹکتی ہی رہی خیر دیکھیں کیا ہوتا ہے۔

میونسپلٹی لاہور کے اجلاس میں انتخاب صدر کا اہم مسئلہ

کا اہم مسئلہ سوموار کو ۴½ بجے شام زیر صدارت میاں عبد العزیز صاحب سنیئر وائس پریذیڈنٹ میونسپلٹی لاہور کا ایک غیر معمولی جلسہ منعقد ہوا۔ جب مجلس کے سامنے میجر فیرر کی جگہ ایک نئے صدر کے انتخاب کا معاملہ پیش کیا گیا تو خواجہ دل محمد صاحب۔ لالہ ہرشنا رائے صاحب اور مسٹر بی۔ ایل رلیا رام کی طرف سے یہ اعتراض اٹھایا گیا کہ جبکہ صدر کے انتخاب کا نہایت اہم معاملہ تھا تو نوٹس وقت پر شائع کیوں نہیں کیا گیا نیز نیڈ پٹ سنتا تم اور ڈاکٹر گوپی چند کو کیوں اس کی اطلاع نہیں دی گئی بہت سی بحث و تمحیص کے بعد میاں عبد العزیز صاحب نے چند قوانین کا حوالہ دیکر جلسہ ملتوی کرنے کا فیصلہ دیدیا امید ہے کہ میونسپلٹی لاہور اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتی ہوئی صدر کے انتخاب میں رورعایت سے کام نہ لیگی (اخبار عام)

دلچسپ مکالمہ

گذشتہ سے پیوستہ

مکھی ۔ میں ضرور سنونگی ۔ معلوم تو ہو کہ کس حرارت سے پارہ اس قدر چڑھا دیا ۔ خطا کار کو خطا بتانا ضروری ہے ۔

سُندرلال ۔ افسوس تو بدستور اپنی ہٹ پر قائم ہے ۔ سن تو تو بخوبی جانتی ہے اور اچھی طرح مانتی ہے کہ غلاظت تیرا من بھاتا کھاجا ہے تیرے انڈے دینے کی ڈپو ہے جہاں غلاظت دیکھتی فوراً وہاں پہنچکر اُسے چٹ کرتی ہے ۔

مکھی ۔ خوش ہوکر اور بات کاٹ کر ۔ وارے جاؤں ۔ ہاں میں سدا سے یہ جانتی ہوں کہ غلاظت دُور کرکے آپ کو صاف ہوا بہم پہنچایا اور صفائی میں آپ کا معاون بنا میرا فرض اولیں ہے ۔ جہاں اُسے پاتی ہوں فوراً چٹ کرجاتی ہوں ۔ بس آپ کو میرا احسان ماننا چاہیئے ۔ نہ کہ بہتان باندھنا ۔

سُندرلال ۔ بس تو سہی اگر معاملہ یہیں تک ہوتا تو درست اور انسب تھا واقعی تو قابل عزت ہوتی ۔ مگر تو غلاظت کی صفائی کے ساتھ ہماری بھی صفائی کردیتی ہے ۔ اس دُور پڑی غلاظت کو وہاں سے بے شک صاف کرتی ہے ۔ مگر ہمارے نزدیک آکر چھوڑ جاتی ہے اور دبے پاؤں چپکے چپکے ہمیں مختلف امراض میں مبتلا کردیتی ہے ۔

مکھی ۔ یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ایسی گندی چیز آپ تک لاسکوں ۔

سُندرلال ۔ تو تو سُنتی نہیں ۔ اپنی بڑھائے جاتی ہے ۔ پہلے سُن ۔ پھر جو جواب آوے بے دریغ کہہ ۔ خدا نے اسی واسطے دو کان اور ایک زبان عطا کی ہے ۔ کہ جب آدمی دو سُن لے تب ایک کہے ۔ بات کاٹنا شیوۂ دانائی نہیں ۔ اچھا سن ۔ جب تو غلاظت پر جا بیٹھتی ہے ۔ تو غلاظت کا کچھ نہ کچھ حصہ تیرے پاؤں سے چمٹ جاتا ہے تو اُڑتی ہوئی ہماری اشیاء خوردنی پر آبیٹھتی ہے ۔ کیا وہ چیزیں ہمارے کھانے کے قابل رہ جاتی ہیں نہیں ہرگز نہیں ۔ وہ ناپاک اور مکروہ ہوجاتی ہیں تو ایک خاص جگہ کی غلاظت پر تو جاتی نہیں ۔ ساری کی ساری خدائی تیری محکوم ہے ۔ آزادانہ مختلف جگہوں کی سیر کرتی اور غلاظتوں کو تر نوالہ بناتی پھرتی ہے ۔ غلاظتیں مختلف اور ان میں مختلف امراض کے جراثیم کوئی تپ دق کے مریض سے نکلی ہوئی اور کوئی ہیضہ اسہال پیچش وغیرہ مریض کی نکالی ہوئی ہم تو اُن غلاظتوں تک پہنچتے نہ مگر تیری عنایت سے سارے جراثیم ہمارے کھانے پینے کی چیزوں میں مل جاتے ہیں اور ہم ناگاہ اُن متعدی امراض کا شکار ہوجاتے ہیں ۔ تپ دق ۔ ہیضہ ۔ اسہال پیچش ۔ محرقہ ۔ اسہال کی اشاعت تیرا ایک کرشمہ ہے ۔ ایک صاحب نے تیرا نام ٹائیفائڈ کی مکھی تجویز فرمایا ہے ۔ مگر در اصل میں تجھے زہریلی مکھی کہنا بجا خیال کرتا ہوں ۔

مکھی ۔ خدا کی پناہ مجھے ان خطابوں سے معاف رکھئے ۔ افسوس تو یہ ہے کہ آپ اپنی غلطیوں کا ذمہ دار بھی مجھے بناتے ہیں ۔ اگر جناب کھانے کی چیزوں کو ڈھانپ کر رکھیں ۔ جالی دار الماری استعمال کریں کھانا پکانے کے بعد برتن مانجکر اُلٹے رکھیں تو میں ہرگز اشیاء خوردنی تک نہ جاسکوں گی ۔ چھید کرکے تو جا نہیں سکتی ۔ پہلے سنتے تھے ۔ آج دیکھ لیا کہ حضرت انسان سے بھلائی کی امید موہوم ہے ۔ بُرائی ہی ملیگی ۔

سُندرلال ۔ یہ تو تو سچ کہتی ہے میرے ہم جنسوں میں واقعی یہ نقص ہے کہ وہ چیزوں کو کھلا رکھ چھوڑتے ہیں ۔ وہ بھی کیا کریں کوئی ایک چیز ہو تو ڈھانکتے پھریں یہی دیکھ دودھ پینے کے واسطے رکھا ہے ۔ سالن کھانے کے واسطے پروسا ہے ۔ اب آدمی کھا رہا ہے اس حالت میں تو تو اُسے ناپاک کرچکی ۔ اس کا کیا علاج جب تک تیرا ایک تخم باقی ہے ۔ انسانی تندرستی محال ہے

مکھی ۔ جو کچھ آپ فرمائیں آپ کے اختیار میں ہے ۔ کسی کی زبان روکی نہیں جاسکتی ۔ اچھا ابھی کچھ کہنا باقی ہے ۔

سندرلال ۔ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ تیری فتنہ پردازیاں ایک دو نہیں ۔ ان کے لئے کافی وقت چاہیئے باقی دفعتہ ۔ راقم الحروف ۔ خاکسار دلیپ سنگھ

ڈرائنگ ماسٹر مشن سکول ۔ دھاریوال ۔

نیرنگِ خیال

ماہ ستمبر کا اختتام ہے اور موسم خزاں پتوں اور درختوں کے ساتھ وہی سلوک کررہا ہے جو کہ ایک سنگ دل معشوق اپنے دلدادہ عاشق سے کیا کرتا ہے ۔ باد صبا پتوں کو اس طرح روندتی چلی جاتی ہے جیسے کوئی نازنین اپنے عشاق کے دل کو اپنے بے رحم پاؤں سے مسلکر پھینک دیتی ہے ۔ گُل اور پھول اس طرح مُرجھائے ہوئے ہیں جیسے کوئی دل جلا عاشق اپنی معشوقہ کی بے وفائی دیکھ کر ۔ پرندے کسی نامراد عاشق کی طرح بالکل خاموش ہیں ہم اس وقت ہوتے ہوتے ایک ایسے جنگل میں پہنچے ہیں جو کہ فرشتۂ اجل معلوم ہوتا ہے ۔ اور گویا منہ پھاڑے مسافروں کی تلاش میں ہے ۔ کہ کوئی آئے اور ہضم کروں ۔ کوئی آدھ گھنٹہ یہ ڈراؤنی سینری دیکھنے کے بعد ہم نے اپنے آپ کو ایسے کھنڈرات کے نزدیک پایا جو کہ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ جہانگیر کا مقبرہ ہے

یہ سنتے ہی پانچ منٹ تک بالکل سناٹا چھایا رہا دنیا کی بے ثباتی کا سین آنکھوں کے سامنے پھر گیا ۔ اُس کے عہد حکومت کا خیال آیا اور بے ساختہ میرے منہ سے نکل گیا کہ دنیا مرقع عبرت ہے نہ کہ جائے عشرت ۔

حیا رئیس ۔ آہ دنیا کیا ہے ۔ بظاہر یہ ایک دلفریب نظارہ معلوم ہوتا ہے ۔ مگر اس کی ہستی

کچھ بھی نہیں یہی بادشاہ جو کہ مخمل کے گدیلوں کے سوا زمین پر پاؤں نہ رکھتے تھے زمین کے اندر خاموش پڑے ہیں۔ اب اُن کی ہر ایک خواہش و رغبت طعمۂ خاک بن رہی ہے۔

کیا یہ وہی ناز پرور وہ نہیں جس کے والدین کے پسینے کی جگہ خون بہانے تک تیار ہوتے تھے اور ہزاروں جان نثار اُس کی نگرانی کرتے تھے۔ بڑی شان و شوکت سے دربار کرتا تھا اور نوکر اُس کے نگہبان ہوتے تھے آہ کدھر گئے اس کے وزیر و امیر دوست اور آشنا جو کہ اس سے ایک منٹ بھی جدا ہونا گوارا نہ کرتے تھے

سچ ہے مرنے کے بعد کسی کا کوئی یار و مددگار نہیں ہوتا۔ مگر اب کیا ہو سکتا ہے یہ سلسلہ یونہی چلا آیا اور یونہی ختم ہو جائیگا۔

زمانہ کا رنگ بھی کسی کی نقشہ پرداز طبیعت کی طرح ہر وقت بدلتا رہتا ہے صبح کو کچھ ہے تو شام کو کچھ۔ اسی طرح اب گرمی رخصت ہو گئی ہے اور برسات کا موسم کسی کی حسن جوانی کی طرح بہار دکھا کر ایک عالم کو اپنا شیدا بنا رہا ہے۔ بادلوں کا آنا جانا بجلی کا چمکنا۔ ابر کا گرجنا۔ آدھی رات کو پپیہا کا بولنا۔ پی پی کہکر اپنی اور فراق نصیب عاشقوں کی جان عجیب لُطف دیتا ہے۔

جونہی کہ یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ میں نے دیکھا کہ سفید جُبہ پہنے ایک بُزرگ سفید ریش اور ہاتھ میں قلم لئے ہوئے بیٹھا ہے اور چار آدمی میری چارپائی کو اُٹھائے ہوئے لے جا رہے ہیں اور میں بار بار چاہتا تھا کہ پوچھوں کہ مجھے کہاں لے جا رہے ہو۔ مگر میں بول نہ سکا۔ جونہی میں نے خوف سے آنکھ کھولی دیکھا کہ میں گھر میں بستر پر پڑا ہوں۔ پیاس کی وجہ سے گلا سوکھ رہا ہے اور یہ سب جو کچھ دیکھا خواب تھا۔ سوچا کہ واقعی دنیا جائے عبرت ہے۔

خاکسار۔ قمر۔ چٹاوی۔ منشی محلہ لائلپور۔

رسومات کے بندے

ہر ایک مذہب میں روحانیت کے ساتھ کچھ نہ کچھ رسومات ہیں۔ ہونی بھی چاہیئے جس کے پابند پیروان مذہب کا رہنا لازمی ہے۔ مگر بعض رسومات ایسی بھی ہیں جو ہمارے ہادیوں نے اپنی شان یا ضرورت کے واسطے ایجاد کر دی ہیں جن کے کرنے یا نہ کرنے پر مذہب یا دینداری میں نقص نہیں آتا۔ ایک مراسی کا ذکر ہے کہ جاڑے کے موسم میں صبح کے وقت ٹھنڈے پانی میں وضو نہ کر سکا۔ گھر کے اندر اندھیرا تھا۔ نماز پڑھنی تھی تیمم کی سوجھی۔ وہ تین ہاتھ زمین پر مار کر منہ پر پھیر لئے۔ کہیں کمبختی سے توا اُلٹا پڑا تھا اُس پر ہاتھ مار دیئے۔ روسیاہی نصیب ہو گئی۔ دن چڑھا تو بیوی سے پوچھتا ہے کہ کہتے ہیں کہ نماز پڑھنے والے کے چہرہ پر نور چمکنے لگتا ہے۔ دیکھ تو میرے چہرے پر کچھ نور آیا ہے۔ اُس نے کہا کہ اگر نور کالا ہے تب تو گھٹیں باندھ کر آیا ہے۔ اگر نور کا کچھ اور رنگ ہے تب تو خدا کی مار پڑ گئی۔

ہمارے ایک پادری صاحب ایک گرجا میں عبادت کرانے گئے۔ گرجا ڈیڑھ میل گھر سے دور تھا۔ سرپلس بھول گئے۔ پاک رفاقت کی رسم ادا کرنی تھی۔ جو اپسکوپلین بغیر سرپلس کے ادا نہیں کر سکتے۔ گرجا میں سرپلس کوئی نہ تھا صرف کالا فیتا تھا وہی گلے میں ڈال لیا اور عبادت کرلی۔ اسی طرح ایک دوسرے پادری صاحب جن کے پاس سرپلس تو تھا مگر سیاہ فیتا نہ تھا اُس کے بجائے گلوبند ہی ڈال لیا۔ انہوں نے سمجھا کہ گلا دال ضرور چاہیئے تاکہ رسم پوری ہو جاوے۔ ایسے رسومات کے پابند عبادت کو صرف ایک رسم ہی سمجھتے ہیں جو حقیقی عبادت کے حقیقی لطف سے بے بہرہ رہتے ہیں۔

واعظ

نور افشاں کو قلمی امداد سے فراموش نہ کیجئے

بیڈمنٹن میچ

گزشتہ ماہ امرتسر الگزنڈرا سکول کی لڑکیاں لاہور کنیرڈ سکول کی لڑکیوں کے ساتھ بیڈمنٹن میچ کھیلنے کو آئیں۔ پرائمری مڈل اور ہائی سکول کی تین پارٹیاں تھیں تینوں نے الگ الگ میچ کئے۔ بڑے معرکے کے میچ ہوئے امرتسر کی تینوں پارٹیاں بڑی تعریف کے ساتھ فتحیاب ہوئیں کچھ شک نہیں کہ لاہور کی لڑکیاں خوب ہمت سے کھیلیں۔ مگر فتح کا سہرہ الگزنڈرا سکول کے سر باندھا گیا اور چاندی کا کپ جو گذشتہ سال لاہور سکول نے جیتا تھا۔ اب کے امرتسر سکول لے گیا۔ اس وقت یہ دونوں سکول برابر ہیں۔ دو دفعہ لاہور جیت چکا ہے اور دو دفعہ امرتسر۔ اب آئندہ کو جو جیتیگا وہ کپ کا مالک ہوگا میچ کے ختم ہونے کے بعد ڈاکٹر یونگ صاحب بالقابہ نے ایک مختصر مگر موثر تقریر کے ساتھ کپ امرتسر سکول کے سپرد کیا۔ مبارک ہو۔

لاہور سکول کی تعریف کئے بغیر میں نہیں رہ سکتا۔ کہ اُنہوں نے مہمانوں کی خوب خاطر کی۔ اچھی طرح کھلایا پلایا۔ آؤ بھگت کی۔ اور باوجود شکست کے کسی طرح چیں بجبیں نہیں ہوئے۔ خصوصاً پرنسپل صاحبہ نہایت خندہ پیشانی سے ہر ایک مہمان کی خاطر کرتی تھیں۔ لڑکیوں کے والدین جو اس موقعہ پر حاضر تھے اُن کی اچھی طرح عزت افزائی کی گئی۔ میری دعا ہے کہ جس طرح یہ جسمانی تفریح اور اکسرسائز میں ترقی کرتی ہیں روحانیت میں بھی بڑھتی جاویں۔

دعاگو واعظ

باترس کا پیغام رساں ہے کہ باترس کے کانگریس والوں کے دل کمزور ہو گئے ہیں۔ تقریباً تمام ممبران کانگریس کمیٹی نے جیل کے خوف سے والنٹیر بھرتی ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ اور بعض اپنے عہدوں سے مستعفی ہو گئے ہیں اور بعض کھلم کھلا پولیس کی مدد کر رہے ہیں۔

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم اے مینیجر نور افشاں نکلسن روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا۔